UPA
IMPACT FACTOR 5.473(SJIF)
UPA NATIONAL E-JOURNAL
Interdisciplinary Peer-Reviewed IndexedJournal
Special Issue :Volume -9 : Issue-1 (March-2023)
ISSN 2455-4375

ثلاثی کا بے مثال شاعر قمر اقبال اور تتلیاں

تحریر:.......سید فرید احمد نہری (اسوسی ایٹ پروفیسر و صدر شعبہ اردو، ملیہ آرٹس، سائنس اینڈ مینجمنٹ سائنس کالج بیڑ مہاراشٹر)

ثلاثی کے موجد حمایت علی شاعر ہیں۔ وہ اورنگ آباد دکن سے پاکستان ہجرت کر گئے۔ صنفِ شاعری میں تین مصرعوں کی شاعری کو انہوں نے تثلیث نام دیا۔ چند ہی ایام میں یہ صنف مقبول ہوگئی اور ثلاثی کہلائی۔ رباعی چار مصرعوں پر مشتمل ہوتی ہے اور ثلاثی تین۔ رباعی کی ہی طرح ثلاثی بھی اثر انگیزی میں بے مثال ہے۔ قمر اقبال نے اس فن ثلاثی کو جلا بخشی۔ حنیف اسدی نے اسے ایک نیا نام دیا سہ ''مصرعی یا تکونی''۔ بہر حال رباعی کے وزن پر ثلاثی کہنے میں ہی زیادہ ہم آہنگی معلوم ہوتی ہے۔

قمر اقبال کی ثلاثیات نے بہت زیادہ پذیرائی حاصل کی۔ ثلاثی کی صنف پر قمر اقبال کا شعری مجموعہ ''تتلیاں'' کے عنوان شائع ہو کر مقبول خاص و عام ہو چکا ہے۔ قمر اقبال نے ثلاثی یا تثلیث کی صنف میں اس قدر مشق کی کہ وہ اس فن کے ماہر استاد بن گئے۔ ثلاثی کی دنیا میں انہیں دوسرا مقام حاصل ہوا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ حمایت علی شاعر جو کہ اس صنف کے بانی شاعر ہیں انہوں نے اس صنف کو ادبی دنیا میں متعارف کرایا۔ لیکن اس صنف کو مقبولیت کی بام تک پہنچانے میں قمر اقبال نے کلیدی کردار ادا کیا۔ یہ قمر اقبال کی فن شناسی ہی تھی کہ انہوں نے اپنی ثلاثی کو اپنی پہچان بنا دیا۔ ادبی دنیا میں جب بھی ثلاثی یا تثلیث کا نام لیا جائے گا قمر اقبال کی شبیہ اس کی پہچان بن کر ابھر آئے گی۔ ثلاثی قمر اقبال کی فطرتِ ثانیہ بن چکی تھی۔ ان کی ثلاثی میں وہ بلا کی کاٹ موجود ہے جو رباعی سے بھی زیادہ زود اثر اور دیرپا ہے۔ ثلاثی کے موجد حمایت علی شاعر خود قمر اقبال کی ثلاثی کے متعلق کیا کہتے ہیں ملاحظہ کیجئے:

> ''جزوی باتوں سے قطع نظر کشادہ دلی سے سوچا جائے تو ماننا پڑے گا کہ قمر اقبال بڑے امکانات کا شاعر تھا۔ ثلاثی ''تثلیث'' کے نام سے اسی کے خونِ جگر سے سرسبز ہوئی۔
> لیکن میں نے اس کی مزید کامیابی کا سہرا قمر اقبال کے سر باندھا تھا۔ میں نے ''تتلیاں'' کے حوالے سے واضح الفاظ میں لکھ دیا تھا کہ ''جس صنف سخن کی میں نے آبیاری کی، قمر کی شاعری میں وہ پھل پھول لے آئی اور اب ادب کی پھلواری میں جو خوبصورت تتلیاں اڑتی ہوئی نظر آ رہی ہیں وہ قمر اقبال کے خونِ جگر کی نمود ہے جو کسی معجزۂ فن کے امکانات کا سراغ بھی دے سکتی ہے۔'' (اورنگ آباد ٹائمز ''حمایت علی شاعر نمبر'' ۲ر جون ۱۹۸۵ء)

قمر اقبال موضوعات کے برتنے کا ڈھنگ جانتے ہیں اور اس میں انہیں کمال درجہ کا ملکہ حاصل تھا۔ انہوں نے اپنی ثلاثی کے قاری کو ہی نہیں چونکایا بلکہ معاصرین ادیب و شعرا کرام کو بھی حد درجہ متاثر کیا۔ وہ جدید دور کے مسائل سے نہ صرف واقف ہیں بلکہ اس کی جڑوں تک ان کی رسائی ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ مسئلہ کیا ہے اور مسئلہ کہاں سے جنم لیتا ہے؟ انسانی نفسیات پر ان کی پکڑ حد درجہ مضبوط ہے۔ اسی سبب سے وہ جانتے ہیں مسائل کو صرف سمجھنا نہیں ہے بلکہ اسے برتنا ہے تاکہ قاری اس کی حقیقت کو پہنچ جائے اور مسئلہ کے تئیں خود کو بیدار کر لے۔ اکثر شعرا اس ہنر کو نہیں سیکھ پاتے نہ تو انہیں مسئلہ کے دروں کا اندازہ ہوتا ہے نہ اس کے ظاہر سے وابستگی۔ انہیں مسائل کی پیچیدگی کو برتنے کا وصف۔ اسی سبب ایسے شاعر محض شعر کی پہلی سطح کو ہی پہنچ پاتے ہیں شعریت کی حقیقت تک ان کی رسائی نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ شعریت سے ہی ناواقف ہوتے ہیں۔

قمر اقبال نے ثلاثی کو اپنا ہم مزاج بنا لیا ہے۔ اسی لئے جو روانی اور غضب کی اثر انگیزی ان کی ثلاثی میں پائی جاتی ہے وہ کہیں اور دیکھنے نہیں ملتی۔ ملاحظہ ہو قمر اقبال کی ثلاثی میں استعارات کی تشکیل کس طرح کی جاتی ہے:

تھے عجب کرب و اضطراب میں ہم
خود کو لفظوں میں منتقل کر کے
سو گئے چین سے کتاب میں ہم

IMPACT FACTOR 5.473(SJIF)
UPA NATIONAL E-JOURNAL
Interdisciplinary Peer-Reviewed IndexedJournal
Special Issue :Volume -9 : Issue-1 (March-2023)
ISSN 2455-4375

دل کے ٹانکے اُدھیڑ دیتی ہے
چلتے چلتے ہوا شرارت سے
سوکھے پتوں کو چھیڑ دیتی ہے
بجھ کے مرجھارہے ہیں دونوں ہی
اک طرف دل ہے اک طرف سورج
ڈوب جارہے ہیں دونوں ہی

بنجر اور روکھے الفاظ قمر اقبال کی پہچان نہیں۔ بلکہ قمر اقبال تروتازہ اور معنویت کی خوشبو سے لبریز لفظیات کے جادوگر ہیں۔ ان کے الفاظ آس پاس کی گہما گہمی سے نہیں بلکہ ذہن کی سرسبز زمین سے اُٹھائے ہوئے ہیں۔ اچھا شاعر وہی ہوتا ہے جس کے پاس الفاظ کا ذخیرہ ہو۔ وہ ان کی معنویت سے آشنا ہو۔ لفظیات کی ترکیب میں معنویت کا بھرپور لحاظ رکھے۔ مصرعوں کی بندش میں لفظ بولتے ہوئے نظر آئیں۔ کہانی خودبخود بیاں ہوتی چلی جلی جائے۔ اس میں شاعر کی تصوراتی اور تخیلی صلاحیتوں کا بڑا دخل ہے۔ جس شاعر کا خیال جتنا بلند ہوگا اس کے مصرعوں میں اتنی ہی جان ہوگی۔ قمر اقبال نے ابتداء سے ہی اپنے رنگ اور ڈھب کو پہچان لیا تھا۔ انہوں نے اپنے اشعار میں اپنے مزاج کی خوٗ بوڈال دی تھی۔ یہی وجہ ہے قمر اقبال کی ثلاثیاں اپنے شاعر کی شناخت کراتی ہیں۔ قمر اقبال تے اپنے لہجے کا تعین کرلیا تھا اور ان کی اشعار میں محسوس ہوجاتا تھا کہ یہ قمر اقبال ہی کے اشعار ہیں۔

''مثلثیات ہوں یا نظمیں، غزلیں سبھی میں قمر اقبال کا لہجہ پہچانا جاسکتا ہے اور یہ بات کئی شعراء کو برسوں کے ریاض کے بعد بھی نصیب نہیں ہوتی۔'' (رنگ اور پہچان بشر نواز، اورنگ آباد ٹائمز، ۱۸/جولائی ۱۹۹۳ء)

ملاحظہ کیجیے قمر اقبال کی ثلاثیات کے چند نمونے:

آج دنیا ہے اشتہاروں کی
ہم خدا سے نہ دور تھے اتنے
جب سے صحبت ہے دینداروں کی

روشنی کون کس کو دیتا ہے
شام ہوتی ہے جب تو سورج بھی
اپنی کرنیں سمیٹ لیتا ہے

ساتھ رہ کر جدا سمجھتی ہے
چھین لوں جسم کا لباس ابھی
زندگی خود کو کیا سمجھتی ہے

ہائے کس عہد میں ہیں ہم زندہ
دوسروں کی شکایتیں کرکے
سب ہیں ایک دوسرے سے شرمندہ

شاخ پر پھول یوں کھلا ہی نہ تھا
تم سے مل کر مجھے خیال آیا
خود سے پہلے کبھی ملا ہی نہ تھا

اب، بھی میرے مکان آتا ہے
جب وہ کرتا ہے بات پھولوں کی

مجھ کو زخموں کا دھیان آتا ہے

قمر کی تثلیثات میں غضب کی اثر انگیزی پائی جاتی ہے۔اس کی مقبولیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاتا ہے کہ ان کی تثلیثات نے سرحد پار برصغیر کے تقریباً حصوں میں جہاں اُردو چہکتی اور بولتی ہے وہاں اپنی شناخت کرائی اور پذیرائی حاصل کی۔جب قمر اقبال کی تثلیثات رومانویت کے احساسات کو پیش کرتی ہیں تو اس میں غزل کے تمام محاسن شامل ہوجاتے ہیں۔قمر اقبال کی رومانوی ثلاثیات بھی اپنے آپ میں غضب کی خوبصورتی اور دلکشی رکھتی ہیں ملاحظہ کیجئے چند رومانویت سے لبریز ثلاثیاں:

سر سے سر کو ملا کے ہنس پڑنا
یاد آتا ہے آج بھی مجھ کو
وہ ترا کھلکھلا کے ہنس پڑنا

یاد مجھ کو تری دلاتے ہیں
تو نہیں گھر میں پھر بھی تیری طرح
پھول گملوں میں مسکراتے ہیں

یوں اسے اپنے سامنے پایا
مل گیا تیز دھوپ میں جیسے
ایک گھنگھور نیم کا سایا

اور اک پھول کھل گیا جیسے
سرخ پھولوں میں سرخ سا چہرہ
پھول ،پھولوں میں کھل گیا جیسے

قمر اقبال کی تشبیہات اور تراکیب میں ہم آہنگی اور شعریت کا پُرمغز معنوی پہلو پایا جاتا ہے۔متذکرہ تثلیث کے بارے میں محمد تقی بے حد متاثر ہوکر اپنی رائے کا اظہار کچھ اس طرح کرتے ہیں:

> قمر بحر جمالیات میں غوطہ لگا کر رومانی تثلیثات کے موتی لائے ہیں اور اردو شاعری کا دامن ان سے بھر دیا ہے۔ان تثلیثات سے نہ صرف اردو شاعری کی قدیم روایت برقرار رہی ہے۔ بلکہ جدید رومانی شاعری کا ایک نیا باب کھلا ہے۔(قمر اقبال کی تثلیثات کا رومانوی پس منظر: از محمد تقی۔لکچرر ڈاکٹر ذاکر حسین جونیئر کالج، پربھنی)

قمر اقبال کی ثلاثی کا مجموعہ ''تتلیاں'' نام سے بڑے اہتمام کے ساتھ شائع ہوا تھا۔اس کتاب نے اردو دنیا میں ہنگامہ پیدا کردیا تھا۔جب ثلاثی اردو ادب میں روشناس ہوئی تب بھی اس کی شہرت اس قدر نہیں ہوئی تھی جب ثلاثی کو قمر اقبال نے اپنایا اور سینے سے لگایا اور اس پر اپنا مشہور مجموعہ شائع کیا۔قمر اقبال نے اتنی کثرت سے ثلاثیاں کہی ہیں کہ گمان ہونے لگتا ہے کہ قمر اقبال ہی اس کے موجد، مشتہر اور حقیقی وارث ہیں۔انہوں نے ثلاثی کے وجود اور بقاء میں اہم ترین رول ادا کیا۔شاید قمر اقبال نہ ہوتے تو ثلاثی اس قدر مقبول بھی نہ ہوتی۔جے پی سعید اسی جانب توجہ مبذول کراتے ہیں:

> یہ بھی قمر اقبال کے بڑے شاعر ہونے کی دلیل ہے کہ دوسرے شاعر ان کی تقلید اور پیروی کرتے ہیں۔ان کی کئی ثلاثی لوگوں کو زبانی یاد ہوگئی ہیں۔تاہم ہر مشاعرے میں لوگ ان سے ان کی ثلاثی کی فرمائش کرتے ہیں۔خود مجھے بھی تتلیاں کی کئی ثلاثیاں یاد ہوگئی ہیں اور اس کی وجہ خیال اور اظہار بیان کی خوبی ہے۔
>
> (قمر اقبال دردمند دل کا شاعر (جے۔پی سعید) ۲۰۲/۰۳/۱۹۸۶۔اورنگ آباد ٹائمز)

قمر اقبال کی ثلاثیاں بدلتے وقت کی مزاج شناس ہیں۔انہوں نے بدلتے ہوئے زمانے کے مزاج کی نباضی کو سیکھ لیا ہے۔وہ وقت کی چال سے بحسن وخوبی واقف ہیں۔ادبی دنیا سماج کے بدلتے ہوئے حالات کی عکاسی کرتی ہے۔اور اس میں نئے نئے ادبی پارے جنم لیتے ہیں۔بدلتے حالات

IMPACT FACTOR 5.473(SJIF)

UPA NATIONAL E-JOURNAL

Interdisciplinary Peer-Reviewed IndexedJournal

Special Issue :Volume -9 : Issue-1 (March-2023)

ISSN 2455-4375

ایک بیدار ذہن شاعر کو بے حد متاثر کرتے ہیں اور اسی لئے قمر اقبال بھی اس سے اچھوتے نہیں رہے۔انہوں نے لمحات کو حالات کے مطابق اپنے ثلاثی میں ڈھالا۔علی رضوان نے بشرنواز کے حوالے سے یہی بات پیش کی ہے:

قمر اقبال کی ''تتلیاں'' جب میرے نظر سے گزری تو، میں بے اختیار بشرنواز کے اس "Comment" کو یاد کر بیٹھا۔(یہ اپنی جگہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ ''تتلیاں'' خود ایک Conions communication ضمیری رابطہ تبلیغ mission ہے۔)

(دکن کے ادبی افق کا روشن ستارہ (علی رضوان۔لیکچرار شعبہ کیمیا) اورنگ آباد ٹائمز ۲/۰۳/۱۹۸۶)

تتلیاں قمر اقبال کی تثلیثات کا مجموعہ ہے۔ قمر اقبال انسانی نفسیات کے نباض ہیں قمر اقبال کی تثلیثات میں تشکیک کا پہلو کم ہی ہے۔

قمر اقبال کی ثلاثیوں میں جدید لفظیات کے علاوہ محاوروں کا بھی بخوبی استعمال کیا گیا ہے۔تلمیح میں جدید دور کا مسئلہ پیش کرنے کا ہنر قمر اقبال جانتے تھے۔قمر اقبال زندہ ضمیری کے قائل ہیں۔قمر اقبال کا لہجہ استہزائی نہیں ہے بلکہ اصلاحی تنقید سے آراستہ ہے۔قمر کی ثلاثیوں میں انوکھا پن ہے۔غزل کا ترنم ہے اور شعر کا شگفتہ مزاج بھی۔قمر کی تثلیثات میں بہت زیادہ مبالغہ آرائی سے گریز کیا گیا ہے لیکن بعض سمتوں میں قمر کی شاعری اپنے محبوب کے سراپا کو قدرت اور فطرت کی رنگینیوں سے خود بخود جوڑ دیتی ہے۔ہندی لفظوں کا استعمال بھی شاعر اسی روانی سے کرتا ہے جتنی کہ اُردو کے۔گویا قمر اقبال اُردو ہندی لفظیات کا مزاج شناس شاعر ہے۔

حمایت علی شاعر کو قمر کی تتلیاں اتنی پسند تھی کہ وہ پاکستان والوں کے لئے کہتے تھے کہ اگر وہ مجھ سے پوچھے کہ ہندوستان سے کیا لائے ہو تو میں انہیں تتلیاں پیش کردوں گا۔پیش ہے اسی سے منسلک ایک اہم اقتباس:

''پاکستان میں جب اہل ادب مجھ سے پوچھیں گے کہ تم جدید تر دکن سے ہمارے لئے کیا لائے ہو تو میں بڑی مسرت کے ساتھ ان کی خدمت میں قمر اقبال کی ''تتلیاں'' پیش کروں گا۔قمر اقبال ثلاثی یا غزل دونوں میں کامیاب ہیں۔''

(ایک اور چراغ بجھ گیا: ڈاکٹر صفی الدین صدیقی رفتارِ ادب، اورنگ آباد ٹائمز، اورنگ آباد۔۲۴/جولائی ۱۹۸۸ء)

قمر اقبال نے اپنے ثلاثی میں جدت طرازی، ندرت، خیال کی تازگی اور بھرپور کرب و اضطراب کو جگہ دی۔ثلاثی کو اپنا خون جگر دے کر سنوارا۔سبھی جانتے ہیں کہ شاعری نے قمر اقبال کو کچھ نہیں دیا لیکن قمر اقبال نے پورے خلوص کے ساتھ شاعری کو بہت کچھ دیا ہے۔یہی وجہ ہے کہ مجازی محبوب کی بجائے شاعری ہی ان کا اصل محبوب بن کر سامنے آجاتی ہے۔

ثلاثی قمر اقبال کی اصل زبان ہے۔جس سے وہ اپنی مافی الضمیر کے اظہار کا کام لیتے ہیں۔ان کی ثلاثی میں تجرباتی انداز بالکل نہیں بلکہ وہ مترنم اور منتخب ابحار میں ہی اشعار کہتے ہیں۔ان کی ثلاثیوں میں تبدیلی کا وصف شامل ہے۔قمر اقبال کی ثلاثیوں نے اپنے عہد کی ترجمانی بھی کی ہے اور اپنی ذات کی شکست و ریخت کو بھی بیان کیا ہے۔ان کی تثلیثات میں زندگی کی رمق بھرپور انداز میں موجود ہے۔قمر اقبال کی تثلیثات میں قوس قزح کے ساتوں رنگ شامل ہیں۔جذباتوں کی روانی میں حقیقت کہیں نہیں کھوتی۔فلسفیانیہ اور صوفیانہ رنگ صاف طور پر محسوس کیا جا سکتا ہے۔ان کی ثلاثیاں محض ایک سہ مصرعی صنف شاعری بن کر نہیں رہ گئی بلکہ اس نے اپنا وجود اپنے سایے سے بڑا کرلیا ہے۔یہی وجہ ہے کہ قمر اقبال نے ثلاثی میں وہی مقام بنایا ہے جو غالب نے غزل میں بنایا تھا۔قمر اقبال کی ثلاثی اپنے شاعر کو انوکھا اور نادر بنا دیتی ہے۔ثلاثی کا یہ شاعر اُردو دنیا کا عظیم شاہکار ہے۔

SYED FAREED AHMAD NAHRI

Associate Professor and Head, Dept of Urdu,

Milliya Arts Science and Management Science College, Beed-431122 Maharashtra

Email : sfa123.nahri@gmail.com Mob: 9225303317